السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید کے الہامی کتاب ہونے کا ثبوت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل منطق کا ایک مسئلہ ہے۔ قضایا قیاسا تھا معہا یعنی وہ قضایا کہ اپنی صدق کے وجوہات اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ یہی حال قرآن مجید کا ہے۔ قرآن مجید اپنی صداقت کے ادلہ اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ تواریخ کے مطالعہ سے کہ اہل عرب اپنی زبان دانی اپنی فصاحت و بالغت کے سامنے دوسرے لوگوں کو عجم یعنی گونگا کہتے تھے۔ جب اپنے جلسوں اور محفلوں میں قصائد پڑھتے تو اس کو پہلے سے سوچتے اور مرتب نہ کرتے تھے۔ بلکہ بوقت تقریر شعر برجستہ پڑھتے جاتے تھے غرض یہ کہ وہ لوگ علم وہنر میں اپنا ثانی دنیا میں رکھتے تھے۔ ایسے وقت میں قرآن مجید ایک امی شخص پر نازل ہونا شروع ہوا قرآن مجید کو سنتے ہی اہل عرب چکرا گئے۔ لیکن چونکہ قرآن مجید نے ان کی مذہبی واخلاقی باتوں کی اصلاح وخدا پرستی کی طرف بلانا شروع کیا اور پتھروں ولکڑیوں کی پرستش وآباؤاجداد کے رسم ورواج پر چلنے سے منع کیا اس واسطے وہ سب کے سب اس کے مخالف ہو کر تکذیب کرنے لگے۔ کسی نے کہا کہ یہ محمد ﷺ کا بنایا ہوا کلام ہے۔ کس نے کہا کہ کسی نے کہا کہ یہ شاعرانہ ترنگ ہے۔ غرض یہ کہ جتنے منہ اتنی ہی باتیں جب اہل مکہ نے اس قسم کے شکوک پیدا کرنے شروع کئے۔ اور کلام اللہ ہونے کے منکر ہوئے او کلام محمد کہنے لگے۔ تو خداوند عالم نے فرمایا کہ اگر تم قرآن مجید کو محمد ﷺ کا کلام کہتے ہو تو محمد ﷺ بشر ہیں۔ اور بشر کا بشر مقابلہ کر سکتا ہے۔ لہذا تم سارے مل کر اس قسم کا کلام بنا دو۔ محمد ﷺ اپنے دعوے میں جھوٹے پڑ جائیں گے۔ چنانچہ فرمایا!

بنی اسرائیل) یعنی اہل مکہ و تمام روئے زمین کے انسان وجن سب مل کر اگر قرآن مجید کے مثل بنانا چاہیں۔ تو نہیں بنا سکتے۔ چنانچہ ایک عرصہ تک ان کے سامنے پورے قرآن مجید کی تحدی پش کر کے کہا گیا کہ اگر تم سے (ہوسکتا ہے۔ تو اس کے مثل بنا لاؤ۔ آخر جب وہ عاجز آگئے۔ تو دس سورتوں کی تحدی کی گئی۔

! یعنی اگر پورے قرآن کے مثل نہیں لاسکتے تو دس ہی صورتیں مل کر بنا لاؤ۔ تاکہ محمد ﷺ کا دعویٰ جھوٹا ہو جائے۔ جب دس سورتوں کے بنانے سے بھی قاصر وعاجز ہوئے تو ایک ہی سورت کی تحدی کی گئی۔ چنانچہ فرمایا

سورۃ بقر) یعنی اے مکہ والو! اگر تم کو قرآن مجید کے کلام ربانی ہونے میں شک ہے۔ تو جاؤ اس کے مثل ایک ہی سورت بنا لاؤ۔ آخر وہ ایک سورت بھی نہ بنا سکے۔ باوجود یہ کہ ان کی عربی زبان تھی۔ اور نہایت ہی فصیح وبلیغ (تھے۔ جب ایک ہی سورت بھی نہ بنا سکے تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ باوجود اس کے مثل بنانے سے قاصر ہونے سے بھی تکذیب سے باز نہیں آتے تو فرمایا

ترجمہ۔ یعنی اے منکرین قرآن تم پر حجت ختم کر چکا اب تمہارا ٹھکانہ سوائے جہنم کی آگ کے اور کچھ نہیں۔ چنانچہ آج تیرہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزرا۔ قرآن مجید برابر ڈنکے کی چوٹ کہہ رہا ہے۔ کہ جس کو میرے الہامی ہونے میں شک ہو۔ وہ آکر میرا مقابلہ کرے۔ باوجود یہ کہ عیسائی آج اور آریہ و دیگر اقوام اسلام کے مخالف ہیں۔ اور علم کے مدعی ہیں۔ لیکن قرآن کریم کے مقابلے سے عاجز ہیں۔ اگر کسی بشر کا کلام ہوتا تو اب تک تو کبھی کا مقابلہ ہوچکتا۔ قرآن کریم کے الہام ربانی ہونے کا یہ بھی بین ثبوت ہے کہ باہم آیات کا اختلاف نہیں ہے چنانچہ فرمایا۔ قرآن کریم کے الہانی کتاب ہونے کی یہ بھی واضح دلیل ہے کہ بندوں کی تمام ضروریات کو کافی و وافی ہے۔ بخلاف دیگر کتب آسمانی منسوخہ مثل بائبل وغیرہ یا جعلی کتابیں مثلاً وید وغیرہ اگر ان کو تھوڑی دیر کے لئے انسان اپنا دستور العمل بھی بنا لے۔ تو انسے ضروریات بشری کا پورا ہونا مشکل ہے۔ نہ ان کتابوں سے ضروریات بشری ہی پوری ہو سکتی ہیں نہ خالق و مخلوق کے باہم تعلقات چل سکتے ہیں۔ بخلاف قرآن مجید کے قرآن مجید نے خالق و مخلوق کے باہم تعلقات کو خوب واضح طرح سے بیان کیا ہے۔ اسی طرح ضروریات بشری مثلاً تہذیب الاخلاق وتدبیر المنزل وسیاست مدینہ کو اچھی طرح بیان کیا ہے۔ قوانین فوجداری ودیوانی کو شرح بیان کیا ہے۔ قوانین فوجی وجنگی سے قرآن مجید مالا مال ہے الغرض ان سب باتوں پر نظر ڈالنے سے انسان حلیم الطبع بے ساختہ یہ شعر اپنی زبان سے کہے گا۔

نظیر اس کی نہیں سنی جہاں میں نظر کو دیکھا

بھلا کیوں ہو نظیر اس کی پاک رحمان ہے۔

(محمد یونس مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلی۔ (اخبار محمدی جلد نمبر 19 ش نمبر 2

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 90-92